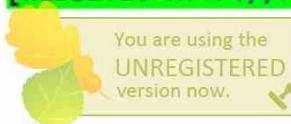


# امتحان (مرزا فرحت اللہ بیگ)



اللغات	معانی	القاظ	معانی	معانی
وابستہ	جواہوا۔ مسلک	شکنندی	کھلا ہوا، خوش، فرحت دینے والا۔ فرخندہ	
تصانع	تکلف، بناوٹ، خوشامد، کاری گری	ہوم سیکرٹری	سیکرٹری داخلہ، داخلہ اور جوڈی شل کے محکمہ میں سیکرٹری	
ہڑاج	عادات، چند چیزوں سے مل کر پیدا ہونے والی کیفیت	انحصار	مخصر، خلاصہ کرنا، کم کرنا	
متوجہ	عقل انسانی سے باہر بات کرنا (خلاف عادت بات)	پیش	وظیفہ امداد، وہ رقم جو نوکری سے ریٹائرمنٹ پر وفات تک ملے	
شائع ہونا	چھپنا	انتخاب	چھتنا، پسند کرنا	
گھبرانا	پریشان ہونا	محکمان	درہم برہم، بگڑا ہوا، پریشان	
مجمع	ہجوم، گروہ، جمع ہونا	اٹھاوی جائے	ختم کر دی جائے	
جھانک آنا	سرسری نظر دیکھنا	مشغله	کام کا ج، دل بہلا دا، کھیل، پنی	
آنکھ بند کیے گورنا	جلد گز رنا، توجہ نہ دینا	سُر	چیچھے پڑنا	
حلیے	بہانے۔ غدر	چال	داو۔ ترکیب	
خللن ڈالنا	زکاوت ڈالنا۔ حائل ہونا	تقدیر	مقدار، نصیب	
چمنی	ڈودکش، ششی کافانوس جولائیں پر لگاتے ہیں	شبائی روز محنت	انٹھک محنت، شدید محنت، دن رات کی محنت	
امدادِ غبی	غیب سے مدد (نقل)	اٹ پھیر	بدلنا، تبدیل کرنا	
کاڑ رُوانی	کام چلانا، انتظام، کارگزاری	خیر آمد بر سر	مطلوب کی بات پر آنا	
بیڑا پار ہونا	کام مکمل ہونا، کشتی کو سلامتی سے پہنچانا	مطلب	قریب درویش، بر جان	غريب کاغذہ اپنے آپ پر ہی نکلتا ہے درویش
اطمینان	سکون، آرام	مُمْثُون	احسان مند	

معنوں اور سُرخی	امید	سُبھے گئے، جان گئے	توہن	خادم کا بیٹا، خدمت گار کا بیٹا، کلمہ انگسار
مُقْفَن	مُقْفَن	قانون جانے والا، قانون بنانے والا	کُل تِرین	سب سے گھیٹا
بلائے ناگہانی	بلائے ناگہانی	دُن بُلائی مصیبت، اچاٹک آنے والی مصیبت	خانہ زاد	(مالک کے گھر پیدا ہونے والے غلام، اونڈی کا بچہ) کلمہ انگسار
مُنْقَطَع ہونا	مُنْقَطَع ہونا	کٹ جانا، ختم ہو جانا	لحواظ آتا ہے	شرم آتی ہے
ہوا ہو جانا	ہوا ہو جانا	ختم ہو جانا	نادم	شرمندہ
بد رجہ اعلیٰ	بد رجہ اعلیٰ	اوچے درجے کا	تَّجَبُّت	حیرانی
قلیٰ نظرت	قلیٰ نظرت	دُلی نفرت	اُسلوب	طرز، طریقہ، ڈھنگ
بُناً وَث	بُناً وَث	تکلف، دکھاوا، جعل سازی	قادِرُ الْكَلَام	کلام پرقدرت اور قابو رکھنے والا
چاشنی	چاشنی	ذائقہ، چکھنے کے قابل تھوڑا انسانوںہ، مزہ، مٹھاں	کلام	بات کرنا، لفڑگو
نمایاں مشور، ظاہر۔ واضح	نمایاں مشور، ظاہر۔ واضح	ایک جیسی چیزوں کا ہونا، ایک سا ہونا	صِداقت نامہ	تصدیق کا خط، سچائی نامہ (رول نمبر سلپ)
یکسانیت	یکسانیت	ایک جیسی چیزوں کا ہونا، ایک سا ہونا	کان کرنا	تیز ہونا / مقابلہ کرنا۔ ماہر ہونا
ہمت بڑھائی	ہمت بڑھائی	حوالہ دیا	مُسْتَرِق	مصرف، ڈوبا ہوا۔ حُجُو
حوالہ	حوالہ	ہوش، اوسان، عقل، سمجھ	ٹھہرنا	چهل قدمی کرنا
رتی برابر	رتی برابر	ذرا سما۔ تھوڑا سا	دل سیرہ ہونا	دل نہ بھرنا
تقاضا	تقاضا	کہنا، مانگنا	محویت	خیال میں گم ہونا، غرق ہونا
تاتکے	تاتکے	کب تک	سکھ بھانا	رُعب جانا، رُعب قائم ہونا
خواخواہ	خواخواہ	بلاوجہ	نادانی	بے وقوفی
بامید انعام	بامید انعام	انعام کے لائچ میں	دق ہونا	تگ آ جانا / پھیپھڑوں کا بخار ہونا
تدبیر	تدبیر	انجام سوچنا، علاج، کوشش، تجویز، غور و فکر	عِنْدِ المَوْاقِع	موقع پر، اُسی وقت
غُلیت	غُلیت	خوش خلق، اچھے اخلاق والا	خانہ پُری کرنا	کمل کرنا۔ بے تو جئی سے کام کرنا
سُرسری نظر ڈالنا	سُرسری نظر ڈالنا	بے سوچے سمجھے دیکھنا	دل کھل گیا	دل خوش ہو گیا
تازگے	تازگے	سمجھ گئے، جان گئے	ثُطُب ہونا	(وہ کیل جس پر چکی پھرتی ہے) جم جانا، رک جانا
توہن	توہن	امید	خادِ زادہ	خادم کا بیٹا، خدمت گار کا بیٹا، کلمہ انگسار



دریافت کرنا	پوچھنا	آشک شوئی کرنا	آن سو پونچھنا، تسلی دینا، دلسا دینا
بھلے مانس	اچھے، شریف		

### خلاصہ (بورڈ 2016ء) (بورڈ 2017ء)

مرزا فرحت اللہ بیگ کا شمار اردو کے ممتاز مزاج نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کا انداز تحریر سادہ اور پُر لطف ہے۔ اس سبق میں وہ کہتے ہیں کہ لوگ امتحان کے نام سے گھراتے ہیں لیکن مجھے ان کے گھرانے پڑنی آتی ہے۔ بندے پر امتحان کا نہ رتی برابرا تر پہلے تھا اور نہ اب ہے آخر امتحان ایسا کیا ہوتا ہے؟ دو صورتیں ہیں فیل یا پاس اس سال کا میا بند ہوئے تو اگلے سال سہی۔ جی چاہتا ہے کہ تمام عمر امتحان ہوتے ہی رہیں لیکن پڑھنے اور یاد کرنے کی شرط اٹھادی جائے۔ میں نے دو سال میں لاء کلاس کا کورس مکمل کر لیا مگر کس طرح کیا؟ لو سنو! شام کو یاروں کے ساتھ ٹھہلنے لگتا، واپسی پر کلاس میں بھی جھانک آتا، فرشی صاحب دوست تھے اور لیکھ رار صاحب پڑھانے میں غرق، حاضری کی تکمیل میں کچھ دشواری نہ تھی۔ قبلہ والد صاحب بہت خوش تھے کہ بیٹے کو قانون کا شوق ہو چلا ہے۔ کسی زمانے میں بڑے بڑے وکیلوں کے کان کترے گا، بہر حال ”لا کلاس“ کا صداقت نامہ ملا تو والد صاحب امتحان وکالت کی تیاری کے لیے سر ہو گئے۔ میں نے تقاضا کیا کہ علیحدہ کرامل جائے تو محنت کروں۔ والدہ نے اپنے آرام کرنے کا کام راخالی کر دیا۔ میں نے دروازوں کے شیشوں پر کاغذ چکار دیئے۔ یہ پروشن کر کے شام سات بجے سو جاتا اور صبح نوبجے اٹھتا۔ اگر کسی نے آواز دی تو ڈاٹ دیتا کہ خواہ خواہ میری پڑھائی میں مخل نہ ہوں۔ بعض اوقات والدین کہتے کہ اتنی محنت نہ کیا کرو۔ لیکن زمانے کی ترقی کا نقشہ کھینچ کر ان کا دل خوش کر دیتا۔ قصہ مختصر امتحان میں شرکت کی درخواست دی گئی اور ایک دن ایسا آیا کہ ہم امتحان گاہ میں پہنچ گئے۔ گوکچہ بھی یاد نہیں کیا تھا لیکن دو وجہ سے کامیابی کی امید تھی۔ اول تو ”امداد غیبی“، دوسرے پر چوں کی الٹ پھیر۔ پونے دس بجے گھنٹی بھی اور ہم بسم اللہ کہہ کر امتحان کے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہاں ایک بہت خلیق اور نہ مکھ مگر ان تھے، مجھے جگہ نہیں ملتی تھی، میں نے ان سے کہا، وہ میرے ساتھ ہو لیے، جگہ بتائی اور بڑی دیریک نہیں کر بتیں کرتے رہے۔ میں سمجھا چلو یہ اپا رہے۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ ٹھیک دس بجے پرچہ تقسیم ہوا۔ میں نے پرچہ لیا اور کئی مرتبہ اول سے آخر تک پڑھ گیا۔ لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کس مضمون کا ہے۔ میں کھڑا ہو گیا۔ گارڈ صاحب فوراً آئے۔ میں نے پوچھا جناب یہ پرچہ کسی مضمون کا ہے؟ وہ مسکرائے، زبان سے تو کچھ نہ کہا مگر پرچہ کے عنوان پر انگلی رکھ دی۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ ”اصول قانون“ کا پرچہ ہے۔ دل کھل گیا۔ میں نے بھی قلم اٹھا کر لکھنا شروع کر دیا۔ اپنے برا بر والے سے پوچھنے کی کوشش بھی کی، کچھ ادھر ادھر نگاہ بھی دوڑائی، مگر گارڈ صاحب تازگتے تھے۔ ذرا میں نے گردن پھیری اور انہوں نے آواز دی کہ ”جناب اپنے پرچہ پر نظر رکھئے۔“ غرض اس طرح امتحان کے تمام دن گزر گئے۔ اب ممتحنوں کے پاس سفارش کی سوچی۔ والد صاحب ایک زبردست سفارشی چھٹی لے کر ایک صاحب کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ خادم زادہ اس سال امتحان میں شریک ہوا ہے۔ اگر آپ کوشش فرمائیں تو یہ خانہ زادہ ہمیشہ ممنون احسان رہے گا۔ وہ بہت نہیں اور دوسرے لوگوں سے جو سلام کو حاضر ہوئے تھے، فرمانے لگے: یہ عجیب درخواست ہے، ان کا بیٹا تو امتحان دے اور کوشش میں کروں۔ بندہ خدا اپنے لڑکے سے کہو کہ وہ ٹوکو شکرے۔ بے چارے بڑے میاں ایسے نام ہوئے کہ پھر کسی کے پاس نہ گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد نتیجہ شائع ہوا تو مکترين جملہ مضامین میں بدرجہ اعلیٰ فیل ہوا۔ والد صاحب کو بہت دکھ ہوا۔ نمبروں کی نقل حاصل کی اور بالآخر یہی نتیجہ اخذ کیا گیا کہ کسی بدمعاش چپراں نے پرچے بدلتے ہیں۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ برابر تین گھنٹے لکھا جاتا اور صفر ملتا۔ مجھے تجب تھا کیوں کہ میں نے پرچے کچھ ایسے بڑے نہ کیے تھے۔ والد صاحب نے فرمایا بیٹا! گھبرا نے کی کوئی بات نہیں، اس سال نہیں، آئندہ سال سہی۔ آخر کہاں تک بے ایمانی ہو گی۔ سودن چور کے تو ایک دن شاہ کا۔



## اقتباسات کی تشریع

**اقتباس نمبر 1**

مشی صاحب دوست تھے اور لکھار صاحب پڑھانے میں متفرق، حاضری کی سمجھیں میں کچھ دشواری نہ تھی۔ اب آپ ہی بتائیں کہ ”لاء کلاس“ میں شریک ہونے سے میرے کس مشغلوں میں فرق آ سکتا تھا؟ والد صاحب قبلہ خوش تھے کہ بیٹے کو قانون کا شوق ہو چلا ہے۔ کسی زمانے میں بڑے بڑے وکیلوں کے کان کترے گا۔

مصنف کا نام:	مرزا فرحت اللہ بیگ	سبق کا عنوان:	امتحان
معانی	الفاظ	خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ
مکمل ہونا	سمجھیں	مستفرق	ذوباہوا ہونا
کان کترے گا	آگے بڑھ جانا	دوسرے	مشکل

**تشریع:** مرزا فرحت اللہ بیگ ایک ایسے طالب علم سے ہمیں متعارف کرواتے ہیں جس کا دل پڑھنے لکھنے میں نہیں لگتا جو کان لج تو جاتا ہے لیکن کہ جماعت میں جانے سے کتراتا ہے۔ چنانچہ حاضری لگانے کا یہ طریقہ نکالا کہ اس کلرک سے دوستی کر لی جو طلبہ کی حاضری لگایا کرتا تھا۔ چونکہ پیچھارا صاحب پڑھانے میں اس قدر مصروف ہوتے تھے کہ انہیں گرد و پیش کی کچھ خبر نہ ہوتی تھی ایسی صورت حال میں چپکے سے کلاس میں آ کر کلرک سے حاضری لگوانے کے بعد وہاں سے نکل جانا کوئی مشکل کام نہیں تھا چنانچہ ”لاء کلاس“ میں اس طرح شریک ہونے سے مصنف کی دوسرا مصروفیات میں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ والد صاحب خوش تھے کہ بیٹا قانون کی تعلیم حاصل کر رہا ہے اور آنے والے زمانے میں وہ بڑے بڑے وکلاء سے آگے نکل جائے گا۔ ایک طالب علم کا اصل کام علم کا حصول ہوتا ہے لیکن بہت سے طالب علم ایسے بھی ہوتے ہیں جو استاد کو اپنے والدین کو دھوکا دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ شاید وہ بڑی چالا کی کا مظاہرہ کر رہے ہیں حالانکہ وہ دوسروں کو نہیں اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب امتحان کا موقع آتا ہے تو پھر وہ کچھ نہیں کر پاتے چنانچہ یا تو وہ پاس ہونے کے لیے کوئی منقی راستہ اختیار کرتے ہیں یا پھر ناکامی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

**اقتباس نمبر 2**

میں نے بھی تقدیر اور تدبیر پر ایک چھوٹا سا پیچھر دے کر ثابت کر دیا کہ تدبیر کوئی چیز نہیں، تقدیر سے تمام دنیا کے کام چلتے ہیں۔ قصہ محض درخواست شرکت دی گئی اور منظور ہو گئی اور ایک دن وہ آیا کہ ہم ہالٹکٹ لیے ہوئے مقام امتحان پر پہنچ ہی گئے۔ گویا نہیں کیا تھا لیکن دو وجہ سے کامیابی کی امید تھی۔ اول تو ”امدادِ غلبی“، دوسرے ”پر چوں کی الٹ پھیر“

مصنف کا نام:	مرزا فرحت اللہ بیگ	سبق کا عنوان:	امتحان
معانی	الفاظ	خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ
کہانی کا اختصار، الغرض	قصہ محض	تقدیر	قصہ نصیب
خطبہ، تقریر	پیچھر	تدبیر	ترکیب، ذہنی کوشش

**سیاق و سبق:**

مرزا فرحت اللہ بیگ امتحان کے حوالے سے طیف پیرائے میں کہتے ہیں کہ لوگ امتحان کے نام سے گھبرا تے ہیں لیکن مجھے ان کے گھبرا نے پہنچ آتی ہے۔ میں نے لا کلاس کا کورس دو سال میں اسی طرح کیا کہ سیر و تفتریح میں وقت گزارتا اور واپسی پر کلاس میں حاضری لگوا آتا۔ دو سال بعد والد صاحب نے امتحان کی تیاری پر زور دیا۔ میں نے تقاضا کیا کہ علیحدہ کرام جائے تو محنت کروں۔ الگ کرم املا۔ میں نے سو کروقت ضائع کر دیا۔ تشریع طلب اقتباس اسی موقع سے لیا گیا ہے۔ بعد کے سبق میں مصنف کو امتحان میں مد نہ ملی اور وہ فیل ہو گیا۔



## تشریع:

انسان اپنے موقف کو درست ثابت کرنے کے لیے نجات کہاں سے دلیلیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاتا ہے مصنف ہمیں ایک ایسے طالب علم سے متعارف کرتے ہیں جو محنت کرنے کے بجائے کامیابی کے حصول کے لیے منفی ہتھانڈے تلاش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ تدبیر کی بجائے تقدیر کے فیصلہ کرن کردار کے لیے دلائل دیتا ہے کہ تدبیر کچھ نہیں ہے تقدیر یعنی قسمت کا لکھا ہی سب کچھ ہے۔ اس دنیا میں تدبیر کی کوئی اہمیت نہیں دنیا کے تمام تر معاملات تقدیر کی بنیاد پر چل رہے ہیں۔ تقدیر پرستی درحقیقت اپنی کوتا ہیوں اور غلطیوں سے فرار کا نام ہے، تقدیر پرست انسان ہر اچھے برے عمل کو تقدیر کے کھاتے میں ڈال کر خود بری الذمہ ہو جاتا ہے تاکہ اسے لوگوں کی باتوں یا رہنمائی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہ کہہ سکتے کہ اگر میں اپنے مقصد کے حصول میں ناکام ہو گیا ہوں تو اس کا سبب میں نہیں میری کوئی کوتا ہی نہیں بلکہ میری قسمت میں ایسا لکھا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

”انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے“ (القرآن)

مرزا فرحت اللہ بیگ رقم طراز ہیں کہ ہم نے امتحان میں شرکت کی درخواست دی جو منظور ہوئی اور آخروہ دن آگیا جب ہم اجازت نامہ لے کر امتحانی مرکز پہنچ گئے کامیابی کے بارے میں ہمارے پر امید ہونے کی دو وجہات تھیں (۱) غیبی امداد (۲) پر چوں کا الٹ پھیر ہم امید لگائے ہوئے تھے کہ نگران کی مدد سے ہم پر چھل کریں گے یا پھر ہمارا پر چھکی لاائق طالب علم کے پرچے سے بدل لیا جائے گا۔ یہ دونوں صورتیں ناپسندیدہ دکھائی دیں۔ مصنف ہمارے سامنے یہ صورت حال اس طرح پیش کرتا ہے کہ ہمیں طالب علم پر ہنسی آتی ہے اس کی نالائقی اور ناسمجھی کی وجہ سے اس سے کسی حد تک ہمدردی بھی محسوس ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ ہم اس جیسا بنا پسند نہیں کرتے۔ یہی مصنف کی کامیابی ہے کہ اس نے ہلکے ہلکے انداز میں یہ سبق دے دیا کہ تقدیر پرست کی بجائے عمل پر یقین ہونا چاہیے اور غلط طریقے اختیار کرنے کے بجائے محنت کی بنیاد پر کامیابی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

اقتباس نمبر 3

والد صاحب ایک زبردست چشمی سفارش کی لے کر ایک صاحب کے یہاں پہنچے۔ وہ چشمی دیکھ کر بہت اخلاق سے ملے، آنے کی وجہ دریافت کی۔ والد نے عرض کیا کہ خادم زادہ اس سال امتحان میں شریک ہوا ہے۔ اگر آپ کوشش فرمائیں تو یہ خانہ زادہ ہمیشہ ممنون احسان رہے گا۔ وہ بہت بنسے اور دوسرے لوگوں سے جو سلام کو حاضر ہوئے تھے، فرمانے لگے یہ عجیب درخواست ہے۔

سبق کا عنوان: امتحان مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

## خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دریافت	نوکر کا بیٹا	پوچھنا	خادم زادہ
بیٹا	خادم زادہ	بیٹا	ممنون احسان
خانہ زاد	شکر گزار		

## تشریع:

ایک زمانے میں امتحانی پرچے پڑتا ہے کے گھروں میں جاتے تھے۔ بعض لوگ درس گاہوں کے امتحانی عملے سے مل ملا کر یہ سراغ لگاتے تھے کہ ان کا پرچہ کس متن کے پاس گیا ہے چنانچہ وہ سفارش کرانے پہنچ جایا کرتے تھے۔ تشریع طلب اقتباس میں ایسی ہی صورت حال کو بیان کیا گیا ہے کہ طالب علم کو اندازہ ہے کہ اگر معیار اور اہمیت کی بنیاد پر پرچے دیکھے گئے تو وہ میل ہو جائے گا چنانچہ وہ اپنے والد صاحب کے ہمراہ ایک سفارشی رفعہ لے کر ایک متن کے پاس پہنچتا ہے اور چشمی پیش کرتا ہے متن چشمی دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ بڑے اخلاق سے ملتے ہیں اور آنے کا سبب پوچھتے ہیں۔ طالب علم کے والد صاحب جب مقصد بتاتے ہیں کہ ان کا بیٹا اس سال امتحان میں شریک ہوا ہے اور اس کا پرچہ





- (ہ) قصہ محقر درخواست شرکت دی کئی اور..... ہو گئی۔  
 (و) یہاں ایک بہت ..... اور ..... نگران کرتے۔  
 (ز) ایک ..... ایک اصول قائم کرتا ہے، دوسرا اس کو توڑ دیتا ہے۔  
 (ح) والد صاحب روز ..... آجاتے اور ..... صحن میں بیٹھے رہتے۔ (گیارہ بجے، ینچے)  
 (ط) والد نے عرض کیا کہ ..... اس سال امتحان میں شریک ہوا ہے۔ (خادم زادہ)  
 (ی) سودن ..... کے تو ایک دن ..... کا۔ (چور، شاہ)
- ۸۔ متن کو مرکز رکھ کر کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلق الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	جواب
فرحت اللہ بیگ	لاکاس	امتحان
فیل	مرتا	پاس
جینا	بڑھیا	مرنا
دو سال	امتحان	لاکاس
بڑھا	پاس	بڑھیا
تقدیر	ناکامیابی	تدیر
مشکل	منظور	آسان
کامیابی	تدیر	ناکامیابی
درخواست	آسان	منظور

## Free ILM .Com

۱۔ مرزا فرحت اللہ بیگ پیدا ہوئے۔

- ۲۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے وفات پائی۔
- ۳۔ مرزا فرحت اللہ بیگ ..... میں پیدا ہوئے۔
- ۴۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے دلی کالج سے بی۔ اے کیا۔
- ۵۔ زمانہ طالب علمی میں شوق رہا۔
- (A) ڈرامے اور ہاکی کا (B) فٹ بال اور کرکٹ کا (C) ڈرامے اور نظم نگاری کا (D) ڈرامے اور کرکٹ کا



- 6- مرا فرحت اللہ بیگ حیدر آباد کن چلے گئے۔
- 7- فرحت اللہ بیگ گورنمنٹ ملازمت کے دوران عہدے تک پہنچے۔
- 8- مرا فرحت اللہ بیگ نے وفات پائی۔
- 9- مرا فرحت اللہ کا انداز تحریر تھا۔
- 10- مرا فرحت اللہ صاحب بڑے شلگفتہ انداز کی خاص زبان لکھتے تھے۔
- 11- مرا فرحت اللہ کی تحریر میں خاص لطف دیتی ہے۔
- 12- فرحت کے اسلوب کی نمایاں خوبی فقروں کا اختصار ہے۔ بقول!
- (A) جان اسٹیف فورڈ (B) رشید احمد صدیق (C) ڈاکٹر سید عبداللہ (D) ڈاکٹر جیل جالبی (پورڈ 2016ء)
- 13- مرا فرحت اللہ بیگ نے قلمی نام سے لکھا۔
- 14- بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق اور ..... نے ان کی ہمت بڑھائی اور وہ اپنے اصل نام سے لکھنے لگے۔
- (A) ڈاکٹر سید عبداللہ (B) جیل جالبی (C) عظمت اللہ خان (D) احمد ندیم قاسمی
- 15- مرا فرحت اللہ بیگ کی شاعری کا مجموعہ نام سے شائع ہوا۔
- (A) میری شاعری (B) مرا زا کی شاعری (C) بہترین غزلیں (D) بہترین نظمیں
- 16- مرا فرحت اللہ کے مضمایں کے نام سے شائع ہوئے۔
- (A) مضمایں فرحت کے نام سے (B) مرا زا کے مضمایں کے نام سے (C) المنشرح کے نام سے (D) مرا سعد صدیق کے نام سے
- 17- ”پھول والوں کی سیر“، ”دلی کا ایک یادگار مشاعرہ“ اور ..... ان کے یادگار مضمایں ہیں۔
- (A) نذری احمد کی کہانی (B) مرا زا غالب کی کہانی (C) پھول والوں کی سیر (D) لاہور کا ایک یادگار مشاعرہ
- 18- مرا فرحت اللہ کے نزدیک امتحان کی صورتیں ہیں۔
- (A) دو (B) چار (C) تین (D) ایک
- 19- لوگ امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں اور مرا فرحت اللہ کو ان کے گھبرانے پر غم ہوتا ہے (A) ہنسی آتی ہے (B) خوشی ہوتی ہے (C) غم ہوتا ہے (D) رونا آتا ہے



- 20- تمام عمر امتحان ہوتے رہیں لیکن شرط اٹھادی جائے۔  
 (A) لکھنے کی (B) پڑھنے کی  
 (C) یاد کرنے کی (D) پڑھنے اور یاد کرنے کی
- 21- مرتضیٰ فخر اللہ نے لاکلاس کا کورس پورا کیا۔  
 (A) تین سال میں (B) دو سال میں  
 (C) چار سال میں (D) ایک سال میں
- 22- مرتضیٰ فخر اللہ کو لاکلاس میں حاضری کی تکمیل میں دشواری نہ ہوتی کیونکہ دوست تھے۔  
 (A) پیچھار (B) گلر (C) مشی صاحب  
 (D) پنپل
- 23- والد صاحب قبلہ خوش ہو چلے تھے کہ بیٹے کو شوق ہو چلا ہے۔  
 (A) ڈاکٹری کا (B) ٹیچر بننے کا  
 (C) قانون کا (D) پڑھنے کا
- 24- دو سال ایسے گزرے جیسے  
 (A) طوفان (B) خوبصورت (C) آندھی  
 (D) ہوا
- 25- مرتضیٰ فخر اللہ بیگ نے تقاضا کیا کہ امتحان و کالات کی تیاری کروں گا جب مل جائے گا۔  
 (A) ایک استاد (B) علیحدہ کمرا (C) علیحدہ گھر  
 (D) ہوٹل
- 26- مرتضیٰ فخر اللہ بیگ کے پڑھنے کے لیے بڑی بیٹے نے کراخالی کروادیا۔  
 (A) کھانے والا (B) مہمان خانہ (C) سور
- 27- کمرے کے دروازے کے شیشوں پر مرتضیٰ فخر اللہ نے چپکا دیا۔  
 (A) اخبار (B) پھول (C) کاغذ  
 (D) گتا
- 28- مرتضیٰ فخر اللہ بیگ یہ پ روشن کر کے آرام سے سو جاتا اور صبح 9 بجے اٹھتا۔  
 (A) 7 بجے (B) 8 بجے (C) 6 بجے (D) 10 بجے
- 29- مرتضیٰ فخر اللہ بیگ ابھی کس امتحان کے لیے تیار نہیں تھے؟  
 (A) ڈاکٹری کے (B) وکالت کے (C) سول بج کے  
 (D) انجینئرنگ کے
- 30- والد صاحب بولے محنت کی ہے تو شریک ہو جاؤ۔ کامیابی و ناکامی..... کے ہاتھ ہے۔  
 (A) ممتحن (B) بندے (C) اپنے
- 31- میں نے پیچھرے کر ثابت کر دیا کہ تدبیر کوئی چیز نہیں ہے۔ تمام کام چلتے ہیں۔  
 (A) ممتحن سے (B) ٹگ و دوسرے (C) تقدیر سے (D) چالاکی سے
- 32- مرتضیٰ فخر اللہ صاحب کو کامیابی کی امید تھی۔  
 (A) تین وجہ سے (B) ایک وجہ سے (C) دو وجہ سے (D) چار وجہ سے
- 33- مرتضیٰ فخر اللہ بیگ صاحب کو وکالت کے امتحان میں کامیابی کی امید تھی پر چوں کے الٹ پھیر سے اور  
 (A) نگران عملے سے (B) ممتحن کی زمی سے (C) امدادی گیس سے (D) اللہ توکل
- (A) پونے گیارہ بجے (B) پونے ایک بجے (C) پونے دس بجے (D) پونے بارہ بجے



- 35- مرا فرحت اللہ کے ہال میں پرچہ تقسیم ہوا۔  
 (D) ساڑھے دس بجے (C) بارہ بجے (B) گیارہ بجے (A) دس بجے
- 36- مصنف نے پرچہ اول سے آخر تک پڑھا۔  
 (D) تین مرتبہ (C) کئی مرتبہ (B) دو مرتبہ (A) ایک مرتبہ
- 37- پرچہ پڑھنے کے بعد مصنف کے چہرے پر تھا۔  
 (D) آرام و سکون (C) اطمینان (B) سرور (A) سکون
- 38- مصنف نے کہتے سن اپرچہ مشکل ہے۔  
 (D) نگرانِ کار کو (C) نگرانِ اول کو (B) طلب کو (A) متحن کو
- 39- گارڈ صاحب نے انگلی عنوان پر رکھ کر بتایا کہ پرچہ ہے۔  
 (D) جغرافیہ کا (C) کامرس کا (B) اصول قانون کا (A) اصول تجارت کا
- 40- مرا فرحت اللہ بیگ کے بقول کسی کتاب کو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔  
 (D) ریاضی کے لیے (C) کامرس کے لیے (B) تجارت کے لیے (A) اصول کے لیے
- 41- کون اصول قائم کرتا ہے تو دوسرا سے توڑ دیتا ہے؟  
 (D) مقتن (C) چیف جسٹس (B) عدالتی نمائندہ (A) وزیر
- 42- میرے ادھر ادھر دیکھنے پر بلائے ناگہانی کی طرح میرے سر پر کھڑے رہے۔  
 (D) چیف صاحب (C) گارڈ صاحب (B) متحن صاحب (A) نگران صاحب
- 43- دوسروں سے مدد نہ ملنے پر کون سے پوچھنے کا سوچا؟  
 (D) گارڈ صاحب سے (C) ساتھی طلبے سے (B) متحن سے (A) ساتھی کیا یاد نہ ہو گزارنے مشکل ہوں گے۔
- 44- ایسی حالت میں کہ حرف ایک بھی یاد نہ ہو گزارنے مشکل ہوں گے۔  
 (D) تین گھنٹے (C) پانچ گھنٹے (B) چھ گھنٹے (A) چار گھنٹے
- 45- کر امتحان کے باہر والد صاحب روز آبیٹھتے۔  
 (D) تین بجے (C) گیارہ بجے (B) ایک بجے (A) بارہ بجے
- 46- مصنف مرا فرحت اللہ بیگ کمرے سے باہر نکل آنا چاہتے۔  
 (D) بیس منٹ میں (C) دس منٹ میں (B) ایک گھنٹے میں (A) آدھ گھنٹے میں
- 47- مصنف کر امتحان سے نکلتے ہی والد صاحب سے شکایت کرتے۔  
 (D) پرچہ کی سختی کی (C) متحن کی (B) گارڈ کی (A) نگران عملے کی
- 48- والد صاحب نے عرض کیا۔ اس سال امتحان میں شریک ہوا ہے۔  
 (D) لخت جگر (C) بیٹا (B) خادم زادہ (A) خانم زادہ
- 49- مرا فرحت اللہ صاحب تمام مضمایں میں فیل ہوئے۔  
 (D) صرف ایک نمبر سے (C) بدرجہ اعلیٰ (B) ایک دو، دو نمبروں سے (A) چند نمبروں سے



رزلٹ دیکھ کر قرار پایا۔ - 50

(A) پرچے بدل دیئے (B) درست نمبر نہیں دیئے (C) دھاندی ہوئی (D) اچھی جائج نہ ہوئی

پرچے بدلنے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ - 51

(A) مگر ان عملے کو (B) متحن کو (C) طلبہ کو (D) چپر اسی کو

مضبوں "امتحان" کس کتاب سے لیا گیا ہے؟ - 52

(A) طوفانِ اشک (B) امراءُ جان (C) مضمین فرحت (D) یادگارِ نالب

### جوابات

جواب	نمبر شمار						
C	4	A	3	A	2	A	1
C	8	C	7	A	6	D	5
B	12	C	11	D	10	A	9
A	16	A	15	C	14	A	13
D	20	A	19	A	18	A	17
D	24	C	23	C	22	B	21
A	28	C	27	D	26	B	25
C	32	C	31	B	30	B	29
C	36	A	35	D	34	C	33
A	40	B	39	D	38	C	37
B	44	C	43	A	42	D	41
B	48	D	47	A	46	C	45
C	52	D	51	A	50	C	49